فون ۴۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
الفضل
روزنامہ
ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت ۱۵ پیسے
جلد ۶۳/۲۸ | ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۴ھ | ۲۶ شہادت ۱۳۵۳ ہش | ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۹۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ ماہِ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل ۲۴ ماہِ شہادت بروز بدھ بارہ بجے دوپہر سے کچھ دیر بعد جہلم سے بذریعہ موٹر کار بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ حضور ۱۳ ماہِ شہادت بروز ہفتہ وہاں تشریف لے گئے تھے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۵ ماہِ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ سر درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۵ ماہِ شہادت۔ محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب تا حال شدید بیمار ہیں اور حالت پہلے جیسی ہی ہے ابھی کوئی فرق نہیں پڑا۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ ہمارا قادر و قدیر اور شافیٔ مطلق خدا اپنے فضل سے محترم نوابزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کو صحت و عافیت والی عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین

مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ مغربی افریقہ و اٹلی ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مخلوقِ خدا کی ہمدردی کے بغیر ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا

ہمدردی کے لئے ایثار ضروری ہے اسی لئے انفاق فی سبیل اللہ کی تعلیم دی گئی ہے

"دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔

ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے.... دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے اور اس آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔

پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کُل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ ۹۵، صـ ۹۶)

لازمی چندوں کے بقایاجات ادا فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چندوں کے بقایاجات کی ادائیگی کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں، نہ سلسلہ پر احسان ہے، نہ خدا پر احسان ہے۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جو ادا نہیں کرتا اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اِس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہو گا خدا تعالیٰ فرمائے گا جاؤ.... بقایا ادا کر کے آؤ۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۳ء)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۶ ماہ شہادت ۱۳۵۳ھ ش

ان ایام میں ہر سال ظاہر ہونیوالا نشان

اللہ تعالیٰ ہر سال ان ایام میں جن میں سے آجکل ہم گزر رہے ہیں اپنی تائید و نصرت کا ایک درخشندہ و تابندہ نشان ظاہر فرماتا ہے اور جماعتہائے احمدیہ کے جملہ عہدیداران اور ایثار پیشہ افراد بھی ان ایام میں اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضل اور اس کی تائید و نصرت کو جذب کرنے کے لئے انتہائی سرگرمی اور دَوڑ دھوپ کا مظاہرہ کرکے دنیا پر آشکار کر دکھاتے ہیں کہ بتائید و توفیقِ الٰہی انہیں مسیح پاک علیہ السلام کے پیرو ہونے کی حیثیت میں اللہ تعالیٰ کے اُن خاص بندوں میں شمولیت کا شرف حاصل ہے جنہیں اُس نے اس آخری زمانہ میں سابق بالخیرات ہونے کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ چنانچہ اُن کی یہ غیر معمولی سرگرمی اور دَوڑ دھوپ بفضل اللہ تعالیٰ اُس کی جناب میں مقبول قرار پاکر انہیں تائید و نصرتِ الٰہی کا اس رنگ میں مورد بنانے کا موجب بنتی ہے کہ جو اپنی ذات میں ایک مہتم بالشان خدائی نشان کی حیثیت رکھتا ہے۔

اپنے سالہا سال کے تجربہ اور مشاہدہ کی رُو سے احباب جماعت کو بخوبی علم ہے کہ غیر معمولی تائید و نصرتِ الٰہی کا وہ کونسا مہتم بالشان نشان ہے جو ہر سال ان ایام میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص کے نتیجہ میں ظاہر فرماتا ہے اور وہ کونسی سرگرمی اور دوڑ دھوپ ہے جس کا مظاہرہ کرنے کی توفیق ان ایام میں ہر سال اُنہیں عطا کی جاتی ہے۔

وہ نشان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے ان آخری ایام میں دنیا پر ثابت کر دکھاتا ہے کہ میرے یہ خاص بندے جنہیں میں نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی خاطر قربانیاں پیش کرنے کیلئے منتخب کیا ہے صحیح معنوں میں سابق بالخیرات ہیں، ہر سال صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کا بجٹ پورا کرنے میں ان کا قدم میری دی ہوئی توفیق سے پہلے سے آگے بڑھتا ہے۔ پیچھے ہٹنا تو کجا کسی ایک مقام پر ان کے رُکنے یا ٹھہرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا، اُدھر احباب جماعت بھی اللہ تعالیٰ کے اس مہتم بالشان نشان کا مورد بننے کیلئے اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ پورے کرنے بلکہ بجٹ سے بڑھ کر رقوم پیش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ وہ جانتے ہیں اور اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندے اس لحاظ سے بنیادی اہمیت کے حامل ہیں کہ ان کی کماحقہٗ ادائیگی کے بعد ہی دیگر طوعی چندوں اور مالی تحریکات میں شرکت ان کے لئے موجب خیر و برکت ہوتی ہے۔ جو عظیم الشان افضال و انعامات اور ترقی کے غیر معمولی امکانات اللہ تعالیٰ نے طوعی چندوں اور مالی تحریکات میں شمولیت کے ساتھ وابستہ فرما رکھے ہیں ان کا حصول لازمی چندوں حصہ آمد، چندہ عام، چندہ جلسہ سالانہ وغیرہ کی بہ تمام و کمال اور بر وقت ادائیگی کے ساتھ مشروط ہے۔

ان سب چندہ جات لازمی اور طوعی کی حیثیت مجموعی طور پر گاڑی کے انجن کی سی ہے۔ لازمی چندہ جات سٹیم فراہم کرتے ہیں جبکہ طوعی چندے وہ عظیم پہیئے ہیں جو حرکت میں آکر تیزی سے انجن کو آگے چلاتے اور اپنے ساتھ ساتھ پوری گاڑی کو حرکت میں لاتے ہیں۔ ہر چند کہ انجن میں بنیادی حیثیت سٹیم یا انرجی کو ہی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن سٹیم اور انجن کے تمام دوسرے کل پُرزے پہیئے اور ریلوے ٹریک سب باہم لازم و ملزوم ہوتے ہیں۔ ان سب کے بیک وقت کام کرنے سے ہی انجن نہ صرف برق رفتاری سے چلتا بلکہ پوری گاڑی کو کھینچتا ہے۔ لیکن اگر سٹیم پیدا ہونے کا ہی سامان نہ ہو تو انجن کا وجود ہی بیکار ہوتا ہے۔ اسی لئے احباب جماعت لازمی چندوں کی بنیادی اہمیت اور پھر ان کے ساتھ طوعی چندوں اور دیگر تحریکات کے باہم لازم و ملزوم ہونے کی کیفیت کو خوب جانتے ہیں وہ نہ تو صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں میں کمی آنے دیتے ہیں اور نہ طوعی چندوں اور تحریکات میں پیچھے رہتے ہیں۔ وہ ساتھ کے ساتھ دونوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور دونوں میں ہر سال پہلے سے بڑھ کر ہی آگے قدم بڑھاتے ہیں۔ پھر وہ جانتے ہیں کہ خدائی تائید و نصرت کا مورد بننے کے لئے اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ہمارے سال بہ سال آگے قدم بڑھانے کے لئے انتہائی سرگرمی اور دَوڑ دھوپ کا بروئے کار لانا ازبس ضروری ہے اور اسی طرح خدائی افضال کو جذب کرنے کے لئے دُعاؤں سے کام لینا لابدی و ناگزیر ہے۔

اس لئے ہمیں یقین ہے اور اس یقین کی بنیاد ہمارا سالہا سال کا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ آجکل احباب جماعت اور جماعتوں کے عہدیدار صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کی وصولی اور وصول شدہ رقوم کی مرکز میں ترسیل کے بارہ میں ایسی مستعدی سرگرمی اور فرض شناسی کا مظاہرہ کر رہے ہوں گے جو فی زمانہ اپنی مثال آپ ہے اور جماعت احمدیہ کے ایثار پیشہ افراد کے ساتھ مخصوص ہے اور ان کے حق میں ایک طرۂ امتیاز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ کرتے ہوئے ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے اور وصولی کی آخری تاریخ گزرنے کے بعد دُنیا یہ دیکھ کر ایک دفعہ پھر حیران ہوئے بغیر نہ رہے گی کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اس جماعت اور اس کے ایثار پیشہ افراد کا قدم حسب روایات گزشتہ سال کی نسبت کہیں آگے بڑھ چکا ہے، کسی مرحلہ پر اس کے رُکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں امسال بھی سابق بالخیرات بننے اور پہلے سے کہیں بڑھ کر آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جانے اور اس طرح عنداللہ سُرخرو ہونے کی توفیق عطا فرمائے تا تائید و نصرت الٰہی کا وہ مہتم بالشان نشان جو ان ایام میں ہر سال ظاہر ہوتا ہے امسال بھی پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہو کر حق و صداقت کو ایک نئے رنگ میں آشکار کرنے کا موجب ثابت ہو۔ آمین

محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولوی فضل الدین صاحب کی وفات

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولوی فضل الدین صاحب وکیل مرحوم مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ مورخہ ۱۴، ۱۵ اپریل ۱۹۷۴ء کی درمیانی شب رات پونے دس بجے اڑسٹھ سال کی عمر میں اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔ انتقال سے چند گھنٹے قبل آپ کو دل میں درد کی تکلیف محسوس ہوئی اور مکرم ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب کے زیر علاج رہیں۔ وفات سے صرف آدھ گھنٹہ قبل آپ کی چھوٹی بیٹی رشیدہ کشور اپنے خاوند محمد رفیع صاحب کے ساتھ آپکو ملنے کیلئے لندن سے ربوہ پہنچی تھیں اور بیٹی سے ملنے پر بہت خوش تھیں اور خوشی سے باتیں کرتے ہوئے آپ نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے ارشاد پر مورخہ ۱۵ اپریل بروز پیر بعد نماز عصر مسجد مبارک کے احاطہ میں مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔ مرحومہ بے شمار اوصاف حمیدہ کی حامل نہایت صابر و شاکر، خوش اخلاق، ملنسار، اور دردمند دل رکھنے والی خاتون تھیں۔ ہر ایک کے دُکھ درد میں شریک ہوتیں۔ آخری وقت تک نماز روزہ تہجد اور ذکرِ الٰہی کی پابند رہیں۔ رؤیا صادقہ کے شرف سے مشرف اور مستجاب الدعوات تھیں۔ قادیان میں لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی رکن اور سرگرم کارکن رہیں۔ آپ سے ہزاروں بچوں بچیوں اور خواتین نے قرآن مجید پڑھا۔ سلسلہ کی ہر تحریک پر لبیک کہتیں اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار فرزند چوہدری صلاح الدین (۳۰۱ - A پشاور روڈ۔ راولپنڈی) عماد الدین (کینیڈا)، شاہد احمد شمیم (لندن) اور لیفٹیننٹ طاہر احمد (حال لندن) اور دو بیٹیاں خورشید اور رشیدہ کشور اور کئی پوتے اور نواسے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل دے۔ آمین

(منور شمیم خالد۔ تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے متعلق مخالفین کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا جواب

تقریر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد بر موقع جلسہ سالانہ

(۵)

پھر ہمارے مخالفین نے ایک الزام یہ لگایا ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے حضرت عیسٰے علیہ السلام کی توہین کی ہے یہ اعتراض خود حضور کی زندگی میں آپ پر لگایا گیا اس کے جواب میں حضور فرماتے ہیں۔

۱۔ "ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لاویں سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۲ ٹائیٹل پیج)

پھر فرماتے ہیں:۔

۲۔ "ہم لوگ جس حالت میں حضرت عیسٰے علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا سچا نبی اور نیک اور راستباز مانتے ہیں تو پھر کیونکر ہماری قلم سے ان کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۸ بحوالہ روحانی خزائن)

۳۔ "حضرت مسیح علیہ السلام بے شک خدا کا پیارا نبی تھا نہایت اعلیٰ درجہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا۔"

(مجموعہ اشتہارات صفحہ ۲۸۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسینؓ جیسے یا حضرت عیسٰے جیسے راستباز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور وعید من عادیٰ ولیاً دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۳۰)

پھر فرماتے ہیں:۔

"موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہمنام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۶)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو مقدس و مطہر اور راستباز نبی مانتے ہیں اور خود حضور نے اپنے آپ کو ان کا مثیل ٹھہرایا پھر کیونکر ممکن تھا کہ حضور ان کو برا ٹھہراتے۔

ہمارے مخالفین نے حضور کی بعض وہ تحریریں پیش کی ہیں جو حضور نے الزامی جوابات کے طور پر عیسائیوں کے ان الزامات کے رد میں لکھیں جو انہوں نے حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم یا اسلام کے خلاف لگائے تھے۔ چنانچہ خود حضور فرماتے ہیں:

"اس بات کو ناظرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں ہمیں اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا جیسا کہ وہ ہمارے مقابل پر کرتے ہیں عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اس عیسٰے علیہ السلام کو نہیں مانتے جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تھے اور پہلے نبیوں کو راستباز جانتے تھے اور آنے والے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان رکھتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں پیشگوئی کی تھی بلکہ ایک شخص یسوع نام کو مانتے ہیں جس کا قرآن میں ذکر نہیں اور کہتے ہیں کہ اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا اور پہلے نبیوں کو بٹمار وغیرہ ناموں سے یاد کیا تھا ... سو آپ خوب جانتے ہیں کہ قرآن شریف نے ایسے شخص پر ایمان لانے کے لئے ہمیں تعلیم نہیں دی۔"

(آریہ دھرم ٹائیٹل پیج)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زانی لکھا ہے اور اس کے علاوہ اور بہت سی گالیاں دی ہیں۔ پس اسی طرح اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مردہ پرست ہے ہمیں اس بات کے لئے مجبور کر دیا ہے کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۸)

حضور کے ان بیانات سے ظاہر ہے کہ جب عیسائیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر از راہ شرارت اعتراضات کئے اور دل آزار الزام لگائے۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیرت جوش میں آئی اور ان کو دندان شکن جواب دئے۔ نیز یہ بات بھی ان بیانات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی دو حیثیتیں آپ نے بیان فرمائی ہیں۔ ایک وہ حیثیت جو قرآن مجید نے بتائی ہے۔ یعنی نبوت و رسالت کا مقام دوسری حیثیت حضرت عیسٰے علیہ السلام کی وہ ہے جسے عیسائی مانتے ہیں یعنی الوہیت اور ابنیت کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ الزامی طور پر لکھا ہے اور جسے ہمارے مخالف مسیح علیہ السلام کی توہین کے الزام میں پیش کرتے ہیں وہ اس حیثیت کے بارے میں ہے جو عیسائی مانتے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس کا مصداق عیسائیوں کا فرضی یسوع ہے نہ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام جو خدا کے سچے نبی ہیں اور جو کچھ یسوع کی بابت بھی لکھا وہ اپنی طرف سے نہیں لکھا بلکہ انجیل سے نقل کیا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں

"هٰذا ما كتبنا من الاناجيل على سبيل الالزام وانا نكرم المسيح ونعلم انه كان تقياً ومن الانبياء الكرام"

(ترغیب المومنین صفحہ ۹ حاشیہ)

یعنی ہم نے جو کچھ لکھا ہے یہ سب باتیں از روئے اناجیل بطور الزام خصم لکھی ہیں ورنہ ہم تو مسیح علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ پارسا اور برگزیدہ نبیوں میں سے تھے۔

بھائیو! کیا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا یہ فعل جرم قرار دیا جا سکتا ہے آپ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو معصوموں کے سردار اور سید المطہرین تھے کی عزت کے لئے غیرت دینی کے باعث نصاریٰ کے سامنے ان کے مسلمات خود ان ہی کی اناجیل سے پیش کئے ہرگز نہیں۔ پہلے بزرگوں نے بھی یہی طریق اختیار کیا تھا۔ چنانچہ مولوی آل حسن نے اپنی کتاب استفسار میں لکھا۔

"حضرت عیسٰے کا معجزہ احیاء موتی کا لطیفہ بیان کیا کرتے پھرتے ہیں کہ ایک آدمی کا سر کاٹ ڈالا بعد اس کے سب کے سامنے حضرت نے ملا کر کہا کہ اٹھ کھڑا ہو وہ اٹھ کھڑا ہوا" (صفحہ ۳۴۷)

پھر لکھتے ہیں:۔

"یسوع نے کہا کہ لومڑیوں کے لئے گھر ہیں اور پرندوں کے لئے بسیرے ہیں۔ پر میرے لئے کہیں سر رکھنے کی جگہ نہیں۔ دیکھو یہ شاعرانہ مبالغہ ہے اور صریح دنیا کی تنگی سے شکایت کرنا اقبح ترین ہے۔" (صفحہ ۳۴۱)

پھر ایک بزرگ مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی اپنی کتاب ازالۃ الاوہام میں تحریر فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمراہ جناب مسیح بسیار زناں ہمراہ مے گشتند و مالِ خود مے خورانیدند و زنان فاحشہ پاہایٔ آنجناب را مے بوسیدند و آنجناب مرتا و مریم را دوست مے داشت و خود شراب برائے نوشیدن دیگر کساں عطا مے فرمودند" ص۷۳)

احباب کرام! ان بزرگوں نے بھی جو کچھ عیسائیوں کے ردّ میں لکھا وہ الزامِ خصم کے طور پر لکھا۔

ہمارے مخالفوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند تحریریں درج کر کے یہ الزام لگایا ہے کہ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ مَیں ان کی یہ حقیقت آپ پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حضور علیہ السلام نے بر سبیلِ الزام اناجیل سے ان کو پیش کیا ہے۔ پہلی عبارت مخالفوں کی طرف سے یہ پیش کی گئی ہے:۔

"آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔"

حضور نے ایک دوسری جگہ صراحتاً فرمایا:۔

"ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری والدہ سے لے کر حوّا تک میری ماؤں کے سلسلہ میں کوئی عورت بدکار اور زانیہ نہیں اور نہ مرد زانی اور بدکار ہے لیکن بقول عیسائیوں کے ان کے خدا صاحب کی پیدائش میں تین زناکار عورتوں کا خون ملا ہوا ہے۔"

(ست بچن حاشیہ صفحہ ۱۲۸)

اِس جگہ ایک لطیفہ آپ کو سنانا حقیقت کو واضح کرنے کے لئے مناسب سمجھتا ہوں۔ ۱۹۳۷ء کا واقعہ ہے الٰہ آباد کی عیسائی بستی میں ایک شیعہ ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر صاحب کی صدارت میں ایک مباحثہ پادری سلطان محمد پال سے ہوا تو انہوں نے مسلمانوں کو بھڑکانے کے لئے یہ الزام لگایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی۔ مَیں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ یہ بتائیں کہ حضور نے کیا توہین کی تو انہوں نے یہ عبارت پیش کی تب مَیں نے ان کو کہا پادری صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ ایک طرف حضرت مسیح کو خدا مانتے ہیں اور دوسری طرف آپ ان کو گالیاں دیتے ہیں اور ان کی دادیوں نانیوں کو زناکار بتاتے ہیں۔ اس پر پادری صاحب نے کہا میں گالی نہیں دے رہا میں نے تو مرزا صاحب کی عبارت نقل کی ہے۔ اس پر مَیں نے ان کو توجہ دلائی کہ آپ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب سے نقل کریں تو گالی نہیں اگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بائیبل سے یہ نقل کر کے لکھیں تو آپ اسے گالی قرار دیتے ہیں۔ سُنئے حضور نے خود بائیبل سے یہ حوالہ جات دیئے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"عجیب تر یہ کہ یہ کفارہ یسوع کی دادیوں اور نانیوں کو بھی بدکاری سے نہ بچا سکا حالانکہ ان کی بدکاریوں سے یسوع کے گوہرِ فطرت پر داغ لگتا تھا اور یہ دادیاں نانیاں صرف ایک دو نہیں بلکہ تین ہیں چنانچہ یسوع کی ایک بزرگ نانی جو ایک طور سے دادی بھی تھی یعنی راحاب کسبی یعنی کنجری تھی۔ دیکھو یشوع ۱-۳- اور دوسری نانی جو ایک طور سے دادی بھی تھی اس کا نام تمر ہے یہ خانگی بدکار عورتوں کی طرح حرام کار تھی۔ دیکھو پیدائش باب ۳۸ آیت ۱۶ سے ۳۰ تک۔ اور ایک نانی یسوع صاحب کی جو ایک رشتہ سے دادی بھی تھی بنت سبع کے نام سے موسوم ہے۔ یہ وہی پاکدامن تھی جس نے داؤد کے ساتھ زنا کیا تھا (دیکھو ۲- سموئیل آیت ۲ تا گیارہ)۔

اِس اقتباس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان بائیبل کے مسلّمات کے لحاظ سے دیا ہے اور حوالجات کے ساتھ لکھے ہیں پس الزامی جواب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ قرار دینا ظلم و زیادتی ہے۔ منشا متکلم کے خلاف الزام لگانا پرلے درجے کی ہٹ دھرمی ہے۔

دوسری عبارت جو ہمارے مخالفوں نے توہینِ مسیح علیہ السلام کے الزام میں پیش کی ہے وہ یہ ہے:۔

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پُرانی عادت کی وجہ سے مگر اے مسلمانو! تمہارے نبی علیہ السلام تو ہر ایک نشہ سے پاک اور معصوم تھے جیسا کہ وہ فی الحقیقہ معصوم ہیں تم مسلمان کہلا کر کس کی پیروی کرتے ہو۔ قرآن انجیل کی طرح شراب کو حلال نہیں ٹھیراتا۔"

اِس عبارت سے فریقِ مخالف نے یہ غلط استدلال کیا ہے کہ حضرت مسیح کو شراب پینے والا قرار دے کر ان کی توہین کی ہے۔ اگر اِس عبارت پر ہمارے مخالف غور کرتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ حضور اِس جگہ قرآن کریم اور انجیل کی تعلیمات کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور یہاں عیسائیوں کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے کہ یورپ والے اگر شراب نوشی کرتے ہیں تو ان کی یہ دلیل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی بابت ان کی اناجیل میں لکھا ہے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے مگر اے مسلمانو تم کس دلیل کی وجہ سے شراب پیتے ہو جبکہ قرآن کریم نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجیل کے بیان کی بناء پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شراب پینے کے ذکر کی یہ توجیہہ کی ہے کہ انہوں نے ممکن ہے بیماری کی وجہ سے پی ہو یا کوئی پُرانی عادت ہو کیونکہ علماء نے تصریح کی ہے کہ پہلی شرائع میں شراب حرام نہ تھی یہ صرف اُمتِ محمدیہ میں حرام کی گئی (شرح فقہ اکبر ملّا علی قاری صفحہ ۱۱)، پس حضور نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق شراب پینے کا ذکر کیا ہے وہ عیسائیوں کے عقیدہ اور بائیبل کی رُو سے ہے نہ کہ اپنی طرف سے۔

ماریشس میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد

(مرسلہ وکالتِ تبشیر)

مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس لکھتے ہیں:۔

الحمد للہ ۵ اپریل ۱۹۷۴ء کو پلازا ہال میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ پروگرام کے مطابق وزیر اعظم صاحب تشریف لانے والے تھے مگر صدرِ فرانس کی اچانک وفات پر وہ فرانس چلے گئے۔ ان کی عدم موجودگی میں ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل سر عبد الرحمٰن عثمان صاحب جلسہ میں تشریف لائے۔ حاضری۔ پروگرام اور تأثرات کے لحاظ سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔ اگلے روز تین مرتبہ اردو۔ انگریزی اور فرانسیسی خبروں میں جلسہ سیرت النبیؐ کی خبر نشر ہوئی اسی طرح ٹیلی ویژن پر بھی تین مرتبہ جلسہ کی تصاویر دکھائی گئیں۔ خبر کے الفاظ یہ تھے:۔

"جمعہ کی شام پلازا تھیٹر میں احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔ ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل صاحب بھی اس موقع پر موجود تھے۔ جلسہ کی صدارت مسٹر ید اللہ بھنو نے کی۔ مقررین میں سے مسٹر انغوبیے، مسٹر ینگ شو۔ سوامی اجادیہ اور جماعت احمدیہ ماریشس کے ڈائریکٹر مولانا صدیق احمد منور تھے۔ انہوں نے محمّد صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات۔ اوصاف اور ربانی پیغام پر روشنی ڈالی۔"

"جماعتِ احمدیہ کے سربراہ حضرت میرزا ناصر احمد صاحب ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کی شاخیں دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔ بالخصوص لندن۔ واشنگٹن۔ میڈرڈ۔ سوئٹزرلینڈ اور مغربی جرمنی قابل ذکر ہیں۔"

عزّت مآب گورنر جنرل صاحب آخر تک ہمارے ساتھ رہے اور ٹیلیویژن پر لوگوں نے یہ نظارہ بھی دیکھا کہ گورنر جنرل صاحب بہادر ہاتھ اُٹھا کر دعا میں شامل ہیں۔

درخواستِ دُعا

مکرم صوفی سمیع اللہ صاحب گوندل ایجنٹ اخبار الفضل سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ اپنی بڑی لڑکی عزیزہ مسرت الرحمٰن کی کامل صحتیابی اور اپنی چھوٹی لڑکی طلعت الرحمٰن کے امتحان میں اعلیٰ نمبروں پر کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۶)

مسل نمبر ۲۱۶۴۰

میں ڈاکٹر اڈانگ سوہندرو ولد احمد سادلی صاحب قوم انڈونیشین پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۵۱ء ساکن انڈونیشیا حال مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی زمین ۱۳۵۵ باٹا۔ مالیت/-۱۷۴۴۵۰ انڈونیشین روپے۔

۲۔ غیر زرعی زمین ۹۸۴۴ میٹر مالیت/-۲۴۳۱۶۰۰ انڈونیشین روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۹۵۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا۔ میری یہ وصیت ۹/۹/۷۱ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ ڈاکٹر اڈانگ سوہندرو ولد احمد سادلی صاحب انڈونیشیا حال مغربی جرمنی۔

گواہ شد: فضل الٰہی انوری ولد ایم۔ امام علی صاحب مغربی جرمنی۔ گواہ شد:- قاضی نعیم الدین ولد قاضی شریف الدین صاحب مغربی جرمنی۔

مسل نمبر ۲۱۶۴۱

میں عون رسواتی زوجہ ڈاکٹر اڈانگ سوہندرو صاحب قوم انڈونیشین پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن انڈونیشیا حال مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ زیور۔ مالیت -/۴۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین

۲۔ فرنیچر وغیرہ " -/۱۵۰،۰۰۰ "

۳۔ ٹی، وی سیٹ۔ سلائی مشین وغیرہ

مالیت -/۲۲۵،۰۰۰ روپے انڈونیشین

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:- عون رسواتی زوجہ ڈاکٹر اڈانگ سوہندرو صاحب انڈونیشیا حال مغربی جرمنی۔ گواہ شد: فضل الٰہی انوری ولد ایم۔ امام علی صاحب مغربی جرمنی۔ گواہ شد:- قاضی نعیم الدین ولد قاضی شریف الدین صاحب مغربی جرمنی۔

مسل نمبر ۲۱۶۴۲

میں مشتاق احمد ملک ولد نور عالم صاحب ملک پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کانو۔ نائیجیریا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔

میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۶۰ نائرا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱/۴/۷۴ سے نافذ فرمائی جائے

العبد: مشتاق احمد ولد نور عالم صاحب ملک پوسٹ بکس نمبر ۱۸۸ کانو۔ نائیجیریا

گواہ شد: منصور احمد خان ولد منصور احمد خان صاحب لیگوس۔ گواہ شد:- رفیق احمد ثاقب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کانو نائیجیریا۔

مسل نمبر ۲۱۶۴۳

میں ڈاکٹر عبد الرؤف غنی ولد بابو عبد الغنی صاحب انبالوی قوم شیخ پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لیگوس نائیجیریا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۳۰ پونڈ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- ڈاکٹر عبد الرؤف غنی لیگوس۔ نائیجیریا۔ گواہ شد:- احمد رفیع لیگوس نائیجیریا۔ گواہ شد:- محمد خالد گورایہ۔ ولد حاجی محمد ابراہیم۔ پی۔ او۔ بکس ۱۵ منا۔ نائیجیریا۔

مسل نمبر ۲۱۶۴۴

میں قاضی منور احمد ولد ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بوکورو۔ نائیجیریا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔

میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۰ نائیرا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اُسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:- قاضی منور احمد ولد ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب بوکرو۔ نائیجیریا۔ گواہ شد: منصور احمد خان پوسٹ بکس نمبر ۴۱۸ لیگوس۔ گواہ شد:- منیر احمد عارف ولد مولا بخش صاحب مبلغ سلسلہ کانو۔ نائیجیریا۔

اعلان نکاح

میری پوتی عزیزہ فوزیہ ڈار بنت ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈار آف ایسٹ افریقہ حال سیالکوٹ کا نکاح دس ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزم ناصر احمد صاحب بٹ حال بیڈفورڈ انگلستان ابن محترم حافظ فتح محمد صاحب بٹ مرحوم سیالکوٹ سے مورخہ ۱۹ر اپریل ۱۹۷۴ء بروز جمعہ جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ شہر میں محترم خواجہ محمد امین صاحب بٹ ناظم انصار اللہ ضلع سیالکوٹ نے پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے باعث مسرت برکت اور دینی و دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(عبد الکریم ڈار شہر سیالکوٹ)

خالی اسامیاں

۱۔ اسسٹنٹ مکینیکل انجینئر کی اسامی ایک بیوریج پلانٹ میں خالی ہے۔ عمر ۲۵ سال سے زائد نہ ہو۔ مکینیکل انجینئرنگ کی ڈگری رکھنے والے امیدوار سیکرٹری نیشنل بوٹلنگ لمیٹڈ ۱۲۱ گارڈن ٹاؤن لاہور کو ۳۰ر اپریل ۱۹۷۴ء سے قبل درخواستیں بھجوادیں۔

تنخواہ:- ۶۰۰ — ۴۰ — ۱۰۰۰ و دیگر الاؤنس

(پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۹/۴/۷۴ صفحہ ۲ کالم ۳، ۴)

۲۔ Textile Technologists کیلئے فوجی فاؤنڈیشن میں درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایک [illegible] کے دوران -/۵۰۰ ماہوار دیا جائیگا بعد تکمیل ٹریننگ تنخواہ:- ۵۰۰ — [illegible] — ۱۰۰۰ کے گریڈ میں ہوگی۔ امیدوار کیلئے ضروری ہوگا کہ B.Sc. (Text - Technology) فرسٹ ڈویژن ہو اور specialisation [illegible] کیا ہو۔

درخواستیں مع فوٹو سٹیٹ کاپی سرٹیفکیٹس و دیگر کوائف ۳۰ر اپریل ۱۹۷۴ء تک بنام سیکرٹری فوجی فاؤنڈیشن ہارلے سٹریٹ۔ راولپنڈی۔ (پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۹ر اپریل ۱۹۷۴ء مد۲)

نیو ماسکیٹو آئیل

کے چند قطرے بدن کے ننگے حصوں پر لگا کر سو جائیے۔ رات بھر مچھر قریب نہیں پھٹکے گا۔ یہ نفیس آئیل داغ وغیرہ نہیں ڈالتا۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبر ۶۰۷،۶۰۶

ربوہ میں ملازمت

الیکٹریکل، الیکٹرانکس یا مکینیکل ڈپلوما ہولڈرز یا انجینئرز جو این ڈی وی پی کے ذریعہ ربوہ میں ملازمت کے خواہشمند ہوں وہ فوری طور پر نیچے دیئے ہوئے پتہ پر درخواستیں بھجوائیں۔

معرفت ایڈیٹر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا رُوحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر رُوحانی منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص رُوحانی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے :-

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمّل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبّر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱) ربّنا افرغ علینا صبرًا وثبّت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین۔

(۲) اللّٰھمّ انّا نجعلک فی نحورھم و نعوذ بک من شرورھم۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احبابِ جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اس رُوحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس

ربوہ — بتاریخ ۲۰ ماہِ شہادت (اپریل) بروز ہفتہ بعد نمازِ مغرب مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مقامی احباب کے علاوہ خدام الاحمدیہ کی سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کے طلباء بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے ارشاد کی تعمیل میں صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ادا فرمائے۔

کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی انیس الرحمٰن صاحب بنگالی نے کی بعدہٗ مکرم مولوی صالح محمد صاحب شاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام حسنِ روحانی سے پڑھا۔ تلاوت اور نظم کے بعد علی الترتیب مکرم مولوی نورالحق صاحب تنویر پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "خدمتِ قرآن اور جماعتِ احمدیہ" کے موضوع پر اور مکرم مولوی محمد دین صاحب ناز پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "مقطّعاتِ قرآنی" کے موضوع پر بہت ٹھوس اور پُر مغز مقالے پیش کئے۔

آخر میں صاحبِ صدر نے صدارتی ارشادات کے بعد اجتماعی دعا کرائی اس طرح اجلاس اللہ تعالیٰ کے حضور دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

درخواستِ دُعا

میرے مرحوم ہم زلف ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب آف نوشہرہ کے بیٹے مرزا مبارک احمد ایک کار کے حادثے میں شدید طور پر زخمی ہو گئے ہیں، اور پشاور ہسپتال میں داخل ہیں۔

تمام بزرگان و احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو محض اپنے فضل اور رحم سے زندگی۔ سلامتی صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اس کی والدہ جو خاوند کے غم سے نڈھال تھیں اور خود شوگر کی مریضہ ہیں بہت ہی قابلِ رحم حالت میں ہیں۔ تمام احباب سے خاص دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار (پروفیسر) بشارت الرحمٰن ایم۔اے۔ ربوہ

انکم ٹیکس دینے والوں کا دل پسند

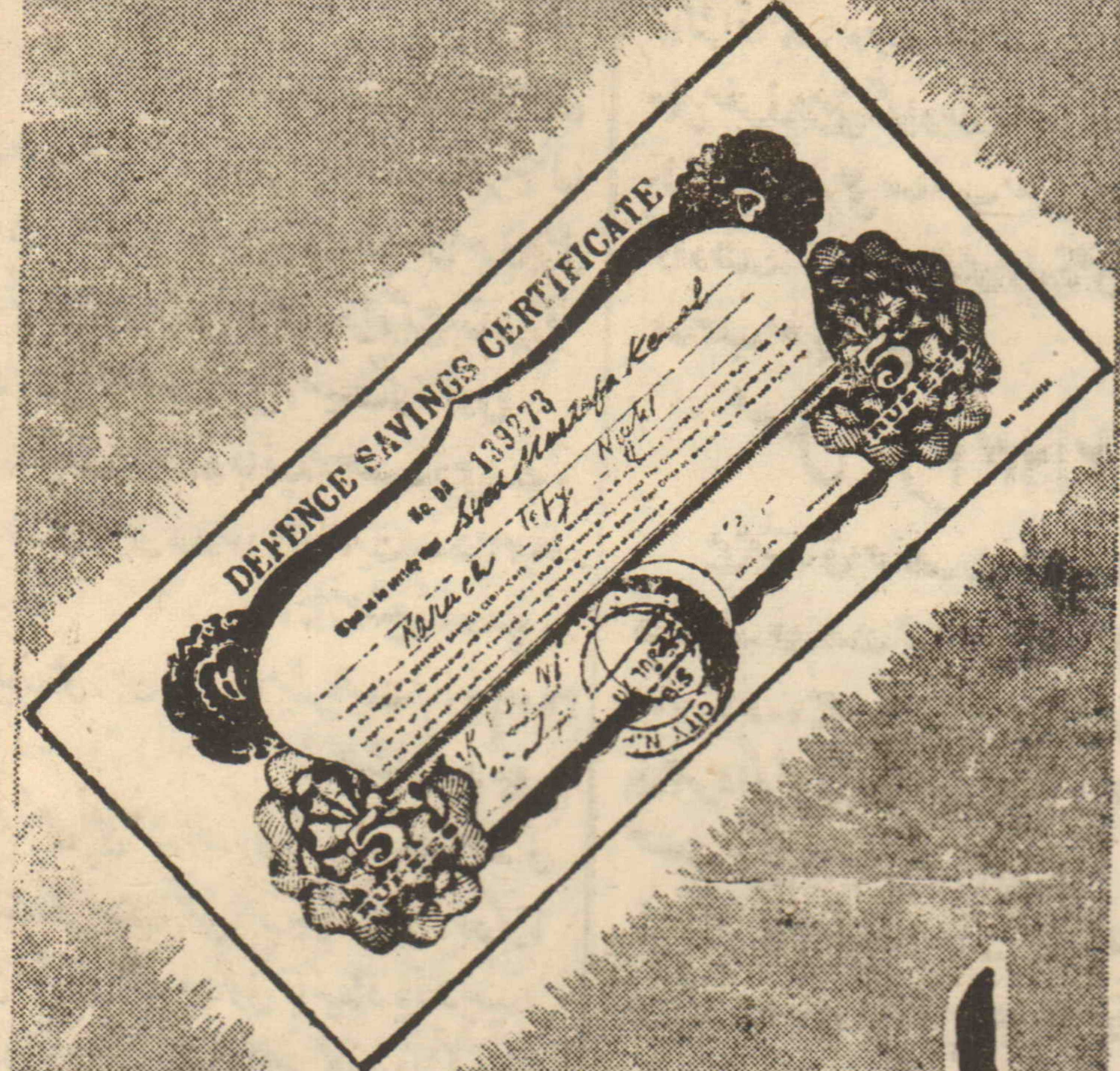

۱۲½ فیصد

بلا ٹیکس مُنافع

★ رقم اور مُنافع دونوں پر ٹیکس معاف

★ ۱۰۰ رُوپے دس سال میں ۲۲۵ رُوپے بن جاتے ہیں

وطن کے لئے قومی بچت گھر بار کے لئے
NATIONAL SAVINGS

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

قومی بچت کے مرکز، بینک یا ڈاک خانے سے خریدیئے